رحم کر حال ہمارے پہ یہ بیکس ہے یتیم
روز محشر سے تو ڈر اور خدا کا کر بیم

جانتا ہے یہ ترے سامنے ہے سر کس کا
بوسہ لیتے تھے ہر اک آن محمد کس کا
گیسو دھوتے نہ کبھو بال جگہ سے کس کا
ظلم کی تیغ سے ٹکڑے کیا تین تن کس کا
تس پر ایسون کے رہتا ہے تو اتنا سرگرم
لاج کچھ بھی ہے تجھے حق سے محمد سے شرم

راوی کہتا ہے غرض جب یہ کہا زینب نے
ایسی تاثیر کی ان باتون کے کچھ مطلب نے
رو دیا نہ چرخ یہ خون دیدۂ ہر کوکب نے
اُس ستمگر سے شفاعت کی کھڑے ہو سب نے
تو کے ناچار وہ اس خون سے تو در گذرا
دغدغہ جینے کا عابد کے دلے اس کو رہا

سودا اب چشم محبان کو ہے یہ نظم جلا
پاویگا اسکا محمد سے تو محشر مین صلا
تجکو جنت مین ہر اک بیت پہ گھر دیگے ولا
سننے سے جسکے یہ اشک آنکھون سے آتا ہے
سنکے اس مرثیے کو بزم مین جو روے گا
آب چشم اسکا گناہونکو ترے دھووے گا

مرثیۂ دیگر

کہتے ہے خامۂ غم یون روایت اب تحریر
کہ جسکے خاک بسر ہون بچے جوان و پیر
شہید کر چکی جب سب کو ظلم کی شمشیر
رہا نہ اصغر و عابد سوا صغیر و کبیر

یہ حال دیکھ شہ دین نے آہ بھر کر تب
کیا خطاب کہ اہل حرم سوے زینب
کوئی نہین ہے کہ بیمار عابدین کی اب
کرے وہ خلق مین باقی بچانے کی تدبیر

نہین رہا کوئی باقی کہ وہ کرے یاری
سبھونکو مار قضا لائی ہے مری باری
سلاح دو کہ اب اپنی کرون مین تیاری
مجھے نظر نہین آتا بغیر اس کے گزیر

مین جاکے رہین شہادت کا اب پیون ہون جام
سکینہ پر مری شفقت تم اپنی رکھیو مدام
تمھین مین سونپ چلا ہون یتیم اپنے تمام
نہ ہووے یون کہ مرے بعد یہ رہین دلگیر

دیا جواب یہ زینب نے رو کے اے بھائی
ہمین بھی آج کے دن ہائے کیون نہ موت آئی

www.emarsiya.com

…یرے بعد ہم کھینچتے یہ رسوائی — خدا ہی جانے کہ کس کس کے ہاتھ ہونگے اسیر

…س گھڑی یہ کہا رو کے شاہ نے جون ابر — کہ میرے بعد ہو کیسا ہی تم پہ جور و جبر

…و اور چارہ نہ تم ڈھونڈھیو بغیر از صبر — تمھارے حق میں یہی بہتر جانتا ہے اب تدبیر

…کے پھر، کہا عمامۂ رسول بسر — زرہ بدن سے حمائل کی ذوالفقار اپنی پر

سپر فرس کی پشت اپنی سے لگا کے سپر — چلے جو حرب کا کر قصد حضرت شبیر

…شور آہ و فغان خیمے سے اٹھا ناگاہ — وہ شور سن کے لگے کہنے یوں حرم سے شاہ

…ہو تمت کرو اتنی فغان و واویلاہ — سبب یہ کیا ہے کہ روتے ہیں ملکے جمع کثیر

…دودھ بن اب جان بلب ہے اصغر کا — ہوا ہے خشک گلو طفل ناز پرور کا

…گئے کیا کہوں احوال اُس کی مادر کا — کہ قطرہ بھر نہیں پستان میں تشنگی سے شیر

…ے ماں سے تب اُس شیر خوار کو شہ دین — لے اپنی گود میں آئے درون خانۂ زین

…ے ادھر کو بچشم تر و دل غمگین تو — کھڑے تھے دشت میں جیدھر کو وہ گروہ شریر

…یا نے کہ اے قوم نمک خدا سے ڈرو — ہلاک آل نبی کو نہ تشنگی سے کرو

…ی لحد کو آتش سے اسقدر نہ بھرو — برائے تشنہ لبان آب دو قلیل و کثیر

…ہوا جو نزد تمھارے گناہگار ہیں ادر تو — تو خوب تشنگی اس طفل پر کرو تم غور

…نہیں کسی مذہب میں اسپہ کرنا جور — مرے ہے پیاس کا مارا عبث یہ بے تقصیر

…ن اس سخن کے یہیں شاہ سے دیا یہ جواب — ہمارے قبضہ میں ہووے اگر جہان کا آب

…یک قطرے تجکو کبھو کریں سیراب — کرے نہ جب تلک بیعت حضور جم غفیر

…بھرے کیا کہوں یارو عداوت عدوان — کہ ایک انہیں سے نامرد نے پکڑ کے کمان

…بو حر کرتے تھے لیے طفل کو شہ دوجہان — لگا کے فاق سے سوفار ادھر کو پھینکا تیر

وہ تیر آہ قضا را حلق آن معصوم تو — یوں آلگا کہ چھدا بازوے شہ مظلوم

تب اسکو کھینچ کے شہ نے ز بازو و حلقوم — گئے بسوے حرم لے کے نعش طفل صغیر

حوالے کر اسے مادر کو اسکی فرمایا — میں اسکی پیاس تو کوثر سے جا بجھا آیا

تو شکر کر کہ خدا کو بہت یہ خوش آیا — رہی رضا پہ رضامند زوجۂ شبیر

سنتے مادر اصغر تو ہو رہی خاموش — ہوا قرابہ سے گیا تا افلاک فغان و خروش

کوئی تو خاک بسر تھا کوئی پڑا بیہوش — بچشم اہل حرم روز ہو گیا شب قیر

www.emarsiya.com

کہا سکینہ نے اس لاش کو لگا کے گلے
نہ ماں کی گود میں ششماہ سے زیادہ پلے
بہت شتاب تم اے بھائی ہمکو چھوڑ چلے
تمھیں نہ دیکھ سکا ہائے یہ فلک بے پیر

بیاں یہ کرتی تھی رو رو سکینہ با دل زار
جگر ہر ایک کا مجروح اور سینہ فگار
سنے تھا جو کوئی اسکی بھی چشم تھی خونبار
گرے تھی دمبدم اسکی زبان کی تقریر

زیادہ اس سے نہ کر اب تو سودا طول کلام
جزا ہر دو جہان اس کی تجکو دینگے امام
درود بھیج شہیدوں پہ کر سخن کو تمام
سخن تو ترا رولاتا ہے شکل ابر مطیر

مرثیۂ دیگر

کہتا ہے غم میں نہ کسی دم سے پوچھیے
گر پوچھنا ہے تو کسی محرم سے پوچھیے
یہ بات وہ نہیں جسے عالم سے پوچھیے
گذری جو فاطمہؓ پہ اسے ہم سے پوچھیے

نوع بشر میں ہے بشریت کا یوں اصول
بر لے گئے جہان سے تشریف جب رسول
جو دل ہے سو عزیز کے جانے سے ہو ملول
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

آدم کے جب فراق نے حوا کو رو دیا
پر جب علیؑ سے فاطمہؓ ہونے لگی جدا
اُسکے بھی دلکو گرچہ نہایت الم ہوا
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

روح الامین نے جب بدر سید الانام
گریاں سب اہل بیت تھی پر تھا یہ کلام
آکر دیا شہادت حسینؑ کا پیام
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

دنیا سے کھا کے زہر چلے جس گھڑی حسنؑ
مُنھ سے جگر کے ٹکڑے جب آئے سوئے لگن
حور و ملک نے چاک کیے اپنے پیرہن
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

ماں پیٹتی ہے بیٹے کے مرنے پہ کر کے بین
پر کاٹ کر سناں پہ رکھا جب سر حسینؑ
یہ بھی عجب نہیں ہے لہو روئیں اسکی نین
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

گر ذبح اس غریب کو جسدم وہ روسیاہ
دنیا تو جن و انس پہ تاریک تھی پر آہ
غارت کیو واسطے جو چلے سوئے خیمہ گاہ
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

غارت پہ خیمے بیچ کیا دست جب دراز
ہر چند اس مقام میں جو کہیے سچ ہے باز
نزدیک تھا کہ عرش تلک غم سے ہو گدّاز
گذری جو فاطمہؓ پہ اُسے ہم سے پوچھیے

اہل حرم پہ واسطے دہشت کی گر نہیب
ڈھونڈتے تھیں تھی وہ کسو کا گریباں کسو کی جیب

www.emarsiya.com